

## 126367- میلاد کی مناسب سے کروڑوں درود جمع کرنے کی بدعت

سوال

میں درج طریقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی مشروعیت معلوم کرنا چاہتا ہوں طریقہ یہ ہے :

ہر شخص اپنے جانے والوں اور عزیز واقارب میں ایک محدود تعداد میں درود پڑھنا تقسیم کرتا ہے پھر وہ اپنے عزیز واقارب اور جان پچائز کھنے والوں سے یہ درود ایک صفحہ میں جمع کرتا ہے تاکہ سب شریک ہوں، مثلاً کوئی ایک طالب علم محلہ میں جا کر ہر گھر کے دروازے پر دستک دے کر ہر فیملی سے ایک ہزار یا اس سے زائد بار درود پڑھنے کا کرتا ہے

اور انہیں کہتا ہے کہ میں ایک ہفتہ بعد آپ سے یہ درود لے جاؤں گا جتنی تعداد بھی ہو گی، چنانچہ کچھ لوگ ایک ہزار پورا کر لیتے ہیں اور کچھ اس سے زیادہ بھی کر لیتے ہیں تو اس طرح وہ تقریباً ڈیڑھ کروڑ درود کر لیتا ہے، اور اسی طرح سکول کے ہر طالب علم پر بھی پانچ درود تقسیم کیا جاتا ہے تو اس طرح تین کروڑ جمع ہو جائیگا، کیا آپ کے لیے اس موضوع کے متعلق کچھ لکھنا ممکن ہے تاکہ جن مجالس میں یہ کام ہوتا ہے وہاں پیش کیا جائے اور اس کا رد پیش کریں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اچھے عمل کرنے کی توفیق نصیت فرمائے۔

پسندیدہ جواب

جس شخص کو بھی سنت اور اس کے احکام کا علم ہے، اور وہ سنت نبویہ کے نور سے منور ہوا اور اس کے ساتے میں راحت اختیار کی ہے، اور اس نے شریعت اور اتباع و پیر وی کی خوشبو سو نتھی ہے اس کو یہ علم ہو گا کہ سوال میں وارد افعال جیسے عمل کرنا بدعت اور گمراہی ہے، اور وہ اس طرح کے عمل کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حب مسلمان نہیں ہو سکتا و گزندہ اس طرح کے عمل سے ابو بکر صدیق اور باقی صحابہ کماں رہ گئے؟

اور پھر آئندہ اربعہ اس طرح کے عمل سے کماں رہے؟

اور پھر آئندہ اس طرح کے عمل سے کماں رہ گئے؟

ان سب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے ایسا عمل کیا بلکہ اس کے قریب بھی گیا ہو

جب ہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے، لیکن حقیقتی محبت اور ابرہ عظیم کی رغبت رکھنے والوں میں سے کسی ایک نے بھی ایسا عمل نہیں اور نہ ہی اس طرح کا کوئی اور عمل جس شریعت سے ثابت نہ ہو

اس طرح بکاشیدوں بنانے اور اسے سکولوں اور گھروں اور مجلسوں میں تقسیم کرنا یہ سب اوقات کا ضیاع ہے جس میں کوئی فائدہ نہیں، اور عمر کی تباہی کا باعث ہے؛ بلکہ یہ تدبیت طور پر گمراہی ہے عقلی طور پر بے وقوفی ہے!!

اگر وہ اتباع و پیر وی کا معنی جانتے ہوئے تو ان کے لیے اس جدوجہد کو کسی فائدہ مند کام میں لگانا ممکن تھا، مثلاً وہ لوگوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ رہن سن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا طریقے تھے کی تعلیم دیتے، اور لوگوں کو سکھاتے کہ وضو کیسے کرنا ہے، نماز کس طرح ادا کرنی ہے، اور لوگوں کو سود خوری سے دور رہنے کی ترغیب دلاتے، اور نماز باجماعت سے پیچے نہ رہنے کی ترغیب دلاتے۔

بلکہ جو لوگ نماز ادا ہی نہیں کرتے انہیں نماز کی طرف آنے کا کہتے، اور عورتوں کو بے پر دیکی اور بے جیائی اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کا کہتے اور اس کے علاوہ بہت ساری اشیاء میں جو اس کی محتاج تھی کہ اس میں اس جدوجہد کو صرف کیا جاتا، جس کی بنیاد پر دین اسلام کا پیغام بڑے اچھے طریقہ سے لوگوں تک پہنچا جو اس سے غافل ہیں، اور سیدھی راہ سے گمراہ ہو جکے ہیں۔

لیکن ایک بد عینتی کو ان عظیم کاموں کی توفیق کیاں کیونکہ وہ تو صحیح اتباع و پیروی کو ایک مذاق کی نظر سے دیکھ رہا ہے، اور شرعی محبت کو جمالت کی نظر سے؟!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (101856) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور درود شریف کا معنی کیا ہے اس کو سمجھنے کے لیے آپ سوال نمبر (69944) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

یہ لوگ کئی قسم کی بدعات میں پڑے ہوئے یا پھر ایک ہی بدعut میں کئی اعتبار سے بدعut کملاتی ہے وہ یہ کہ :

1 انہوں نے یہ درود جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے رکھا ہے، اور یہ مناسبت خود بدعut ہے۔

اس بدعut کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (10070) اور (13810) اور (70317) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

2 ان کا یہ درود ایک معین تعداد میں محدود کرنا اور اس کا اپنے اور لوگوں کے لیے کرنا، حالانکہ شریعت اسلامیہ اس کا وجود نہیں ملتا، اور مسلمان شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک بار بھی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتین نازل فرماتا ہے، جیسا کہ سوال میں وارد شدہ حدیث میں ہے حالانکہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں کلام کی گئی ہے اور اس پر جو زیادہ کیا ہے وہ اس پر ہے، اور مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی ایسے ذکر کو جو کسی متعین عدد میں بیان کیا گیا ہے وہ اسے مطلق کر دے، اور اسی طرح اس کو یہ بھی حق نہیں کہ وہ کسی مطلق ذکر کو اپنی عقل سے متعین عدد میں محدود کر دے۔

اور یہ لوگ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس قول کے لئے زیادہ ختم اہل فتویٰ ہیں جو انہوں نے ان بد عینوں کے اسلاف کے متعلق فرمایا تھا :

"تم اپنے گناہ اور غلطیاں شمار کرو، اور میں تمہارا ضامن ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں کی جائیں گی"

اسے دارمی نے سسن دارمی کے مقدمہ میں روایت کیا ہے (204)۔

مزید آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

3 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ان عام اجتماعی اذکار میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ یہ تو ایک خاص ذکر ہے جو بندے اور اس کے رب کے ما بین ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اگرچہ افضل اعمال اور اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں شامل ہوتا ہے، لیکن ہر ذکر کے ایک خاص مقام اور جگہ ہے، اور کوئی ذکر وہاں اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا، ان کا کہنا ہے : اسی لیے رکوع اور سجود میں درود پڑھنا مشروع نہیں، اور نہ ہی رکوع کے بعد کھڑے ہو کر۔

دیکھیں : جلاء الافحاظ فی فضل الصلة علی محمد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم (1/424).

ان دو نقطوں کا لصھیلی بیان دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (88102) اور (22457) اور (82559) اور (21902) کے جوابات کا مطالعہ کریں اس میں بہت لفظیل بیان ہوئی ہے۔

لہذا جس کسی نے بھی درود کا یہ طریقہ کھڑا اور ایجاد کیا ہے اس کے لیے اس بدعت سے توبہ کرنی واجب ہے، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں اس میں شرکت کی دعوت دینے سے باز آجائے، اور جس کسی کو بھی اس کے بدعت ہونے کا علم ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ لوگوں میں اس میں شریک ہونے سے منع کرے، اور اس کی دعوت دینے سے بھی روکے اور وہ لوگوں کے دھوکہ میں مت آئے۔

اور کسی عقل والے کے ہمراہ میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ رب العالمین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے روک رہا ہے، بلکہ وہ توانیں اس طرح کے بدعتی طریقہ کو اختیار کرنے سے منع کر رہا ہے کہ اس طرح کے طریقہ سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

اور جن جوابات کی طرف ہم نے رجوع کرنے کا کہا ہے اس میں کافی و شافی بیان موجود ہے، آپ اس کا بغور مطالعہ کریں اور غورو فخر کریں۔

بھم امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ دے گا، اور گمراہ مسلمانوں کو صحیح راہ دکھائیکا تاکہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کریں۔

واللہ اعلم۔